بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین
نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ... وبعد

شرک کے احکام اور مسائل

تعریف:

لغتاً: دو چیزوں میں برابری کرنا۔

شرعاً: کسی بھی قسم کی عبادت کو غیر اللہ کے لیے بجالانے کو شرک کہتے ہیں۔

شرک کو جاننے کا حکم

شرک کے متعلق جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور مشرک کے سارے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، اسکی دلیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔

شرک سے بچنے کی اہمیت

اللہ تعالی شرک کرنے والے کو آخرت میں کبھی معاف نہیں کرے گا کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور محرمات میں سے سب سے پہلا حرام ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾

یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا (سورۃ النساء:48)

محرمات میں سے سب سے پہلا حرام ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾

آپ کہیے کہ آؤ تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ (سورۃ الانعام:151)

شرک کی قسمیں

شرک کی دو قسمیں ہیں۔ ۱: شرک اکبر ۲: شرک اصغر

۱: شرک اکبر: کسی بھی قسم کی عبادت کو غیر اللہ کے لیے صرف کرنا جیسا کہ غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، نذر و نیاز، سجدہ کرنا، اُن اشخاص کو پکارنا جو وفات پا چکے ہیں اور حاضر نہیں ہیں مثلاً یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد، یا غوث مدد کہنا یا ان سے استغاثہ کرنا یا قبروں کا طواف کرنا وغیرہ۔ لہٰذا کسی بھی قسم کی عبادت کو غیر اللہ کے لیے صرف کرنا شرک ہے۔

شرک اکبر ایسا عمل ہے جس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اس کی مغفرت نہیں ہو سکتی، اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے اور اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

دلائل:

ہر قسم کی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالی کے لیے بجالانا، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾

اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (سورۃ النساء:36)

شرک اکبر ایسا عمل ہے جس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کی مغفرت نہیں ہو سکتی، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾

یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے (سورۃ النساء:48)

اور اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾

یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے (سورۃ المائدہ:72)

اور اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو

نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا۔ (سورۃ الزمر:65)

۲: شرک اصغر:

یہ وہ اقوال و اعمال ہیں جو شرک اکبر کی طرف لے جاتے ہیں اور شریعت نے ان کو شرک کہا ہے لیکن ان کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، نہ اس کے سارے اعمال ضائع ہوتے ہیں اور نہ ہی اس پر جنت حرام ہوتی ہے۔

شرک اصغر کی بعض مثالیں:

(ا) ریاکاری شرک ہے: اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ الرِّيَاءُ

سب سے زیادہ میں تم پر جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر یا ریاکاری ہے۔

(صحیح الجامع:1555، علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے)

(ب) بدشگونی کرنا شرک ہے:

بدشگونی: کسی چیز (آواز، عمل، دن، مہینہ یا وقت وغیرہ) کو نحوست کا سبب سمجھنا، اسے بدفالی بھی کہتے ہیں۔

بدشگونی کی چند مثالیں: گھر کی چھت پر کوّے کا بولنا، کالی بلّی کا راستہ کاٹنا، رات میں جھاڑو مارنا، ہتھیلی پر خارش ہونا، آنکھ کا پھڑکنا، بعض مہینوں کو منحوس سمجھنا، دودھ کا ابلنا، رات کو ناخن تراشنا وغیرہ۔

نوٹ: جن احادیث میں مرغ کی اذان اور گدھے کے رینکنے کی آوازوں کا ذکر ہوا ہے تو ان میں بدشگونی نہیں ہے بلکہ صرف اللہ تعالی کا فضل اور اللہ تعالی سے پناہ طلب کرنے کی تلقین کی گئی ہے، تا کہ ہر وقت مومن کا دل اللہ تعالی سے جڑا رہے۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے تین بار فرمایا: بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے

ہر ایک کو وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ اس کو توکل سے دور فرما دیتا ہے۔

(ابوداود:3910، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

(ج) دھاگہ، چھلہ، کڑا، نظر بد کا ٹیکا یا تعویز کا لٹکانا شرک ہے: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ

بے شک جھاڑ پھونک، تمیمہ (۱) اور تولہ (۲) شرک ہے۔

(ابوداود:3883، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

(۱) تمیمہ: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے کوئی شخص استعمال کرتا ہے کسی نقصان سے بچنے یا اس کو دور کرنے کے لئے۔

(۲) تولہ: شوہر اور بیوی کے درمیان میں محبت پیدا کرنے کا خاص جادو۔

(د) غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا۔

(ابوداود:3251، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

(ہ) یہ کہنا: جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں شرک ہے، قتیلہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُنَدِّدُونَ وَإِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ، تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ. وَتَقُولُونَ: وَالْكَعْبَةِ. فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. وَيَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ شِئْتَ

ایک یہودی شخص نبی اکرم (ﷺ) کے پاس آیا اور کہا: تم بھی شرک کرتے ہو اور غیر اللہ کو معبود بناتے ہو کیونکہ تم کہتے ہو: جو اللہ تعالی چاہے اور آپ چاہیں۔ اور تم کعبہ کی قسم کھاتے ہو۔ تو نبی اکرم (ﷺ) نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب وہ قسم کھانے لگیں تو کہیں: رب کعبہ کی قسم! اور کہیں جو اللہ تعالی چاہے، پھر آپ (ﷺ) چاہیں۔

(النسائی:3773، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

(و) کسی کوشہنشاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) کہنا: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ

سب سے ذلیل نام والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسے لوگ شہنشاہ کہتے ہوں۔ (ابوداود: 4961، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

(ز) یہ کہنا کہ فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی ہے: زید بن خالد الجھنی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

اللہ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ (ﷺ) نے لوگوں کی طرف چہرہ کیا اور فرمایا معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ میرے منکر ہوئے جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلانی جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے (صحیح بخاری: 846)

(ح) اگر کا لفظ ماضی کے لیے استعمال کرنا شرک ہے، اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا. وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

طاقتور مومن اللہ تعالی کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر اور پیارا ہے، دونوں میں سے ہر ایک میں خیر ہے، ہر اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع دے، اور اللہ سے مدد طلب کرو، دل ہار کر نہ بیٹھ جاؤ، اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو یہ نہ کہو: کاش کہ میں نے ایسا ویسا کیا ہوتا تو ایسا ہوتا، بلکہ یہ کہو: جو اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کیا۔ اس لیے کہ اگر مگر شیطان کے عمل کے لیے راستہ کھول دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: 2664)

شرک اکبر اور اصغر میں فرق

(ا) شرک اکبر کا ارتکاب کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جبکہ شرک اصغر والا اسلام میں باقی رہتا ہے۔ شرک اصغر کرنے والے سے نکاح کرنا، اس کا ذبح کیا جانور کھانا وغیرہ جائز ہے جبکہ شرک اکبر کرنے والے کے ساتھ اس سے برعکس معاملہ کیا جاتا ہے۔

(۲) شرک اکبر کرنے والے کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں جبکہ شرک اصغر کرنے والے کا وہ عمل ضائع ہوتا ہے جس میں وہ شرک کرتا ہے۔

(۳) شرک اکبر کا ارتکاب کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا جبکہ شرک اصغر کرنے والا ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

شرک کا خطرہ ہر زندہ شخص پر رہتا ہے، اس کی چند مثالیں:

ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کے پیارے رسول ہونے کے باوجود بھی شرک سے بچنے

کی دعا مانگتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ شرک کا خطرہ ہر انسان پر مرتے دم تک رہتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ﴾

(ابراہیم کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے دور فرما (سورۃ ابراہیم: 35)

قیامت تب تک واقع نہیں ہوگی جب تک اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) کی امت میں سے بعض لوگ شرک کا ارتکاب نہ کر لیں جس سے معلوم ہوا کہ شرک کا خطرہ قیامت تک رہے گا۔ اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِ

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے مل جائیں، اور "الاوثان" (بغیر تراشے ہوئے بت) کی عبادت کریں، اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں (ترمذی: 2219، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

شرک کا خطرہ انسان کی زندگی میں ہر وقت رہتا ہے جس کی وجہ سے اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے اپنی امت کو ایک عظیم دعا سکھائی اس شرک سے بچنے کے لیے۔ اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا:

اَللَّهُمَّ إِنِي أَعُوذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں کسی کو تیرا شریک بناوں جانتے ہوئے، اور میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اس سے جس کو میں نہیں جانتا (صحیح الأدب المفرد: 551، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

اصحاب الحدیث

شرک کے احکام اور مسائل

اَللَّهُمَّ إِنِي أَعُوذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ

(صحیح الأدب المفرد: 551، علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

نظر ثانی
ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)
جمع و ترتیب
عمران بن عبد الحمید (حفظہ اللہ)